سیر و سوانح

محمد وسیم اختر مفتی

مہاجرین حبشہ

(۸)

[''سیر و سوانح'' کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین
کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت حارث بن عبد قیس رضی اللہ عنہ

نام و نسب

حضرت حارث قریش کی شاخ بنو فہر سے تعلق رکھتے تھے، فہر بن مالک ان کے ساتویں جد تھے۔ ابو نعیم نے ان کے والد کا نام قیس، ابن اسحاق، ابن عبد البر اور ابن اثیر نے عبد قیس بتایا۔ ان کے دادا کا نام لقلیط بن عامر تھا۔ ابن اثیر کہتے ہیں: ابن مندہ نے حارث بن قیس اور حارث بن عبد قیس کو الگ الگ شخصیت سمجھا، حالاں کہ دونوں ایک ہیں۔ ابن حجر نے ان کی یوں تائید کی: حارث بن عبد قیس ہی کو حارث بن قیس کہا جاتا ہے۔ حضرت سعید بن عبد قیس اور حضرت نافع بن عبد قیس ان کے بھائی تھے۔ مصر اور سوڈان کے کچھ علاقے فتح کرنے والے اور قیروان کا شہر بسانے والے مشہور جرنیل عقبہ بن نافع ان کے بھتیجے تھے۔

قبول اسلام

حضرت حارث بن عبد قیس اسلام کے ابتدائی دور میں نعمت ایمان سے سرفراز ہوئے۔

اللہ کی راہ میں ہجرت

حضرت حارث بن عبد قیس حضرت جعفر بن ابوطالب کی قیادت میں حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں شامل ہوئے۔ بلاذری کہتے ہیں: کچھ اہل تاریخ حضرت حارث بن عبد قیس کو مہاجرین حبشہ میں شمار نہیں کرتے۔ واقدی نے بھی مہاجرین کی فہرست میں ان کا نام شامل نہیں کیا۔

حبشہ سے مدینہ

ابن اسحاق نے ''السیرۃ النبویۃ'' میں عازمین حبشہ کی فہرست میں حضرت حارث بن عبد قیس کا نام نہیں دیا، تاہم یہ بتایا ہے کہ ۷ھ میں حضرت عمرو بن امیہ ضمری کے ساتھ کشتیوں میں مدینہ آنے والے مہاجرین میں وہ بنو فہر کے واحد فرد تھے۔ ابن ہشام نے حبشہ جانے والے اور وہاں سے حضرت عمرو بن امیہ کے ساتھ واپس آنے والے اصحاب میں حضرت حارث بن عبد قیس کا نام شمار کیا ہے۔

باقی زندگی

حضرت حارث بن عبد قیس کی بقیہ زندگی اور ان کی وفات کی تفصیل نہیں ملتی۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، السیرۃ النبویۃ (ابن کثیر)، انساب الاشراف (بلاذری)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت عیاض بن زہیر رضی اللہ عنہ

نام و نسب

حضرت عیاض بن زہیر کے دادا کا نام ابو شداد بن ربیعہ تھا۔ قریش کا بطن بنو فہر ان کے آٹھویں جد فہر بن مالک سے منسوب ہے۔ ابن حجر نے ان کے چھٹے جد وہب بن ضبہ کا ذکر نہیں کیا۔ حضرت عیاض کی والدہ سلمیٰ بنت عامر بھی بنو فہر سے تعلق رکھتی تھیں۔ ابو سعید حضرت عیاض کی کنیت تھی، قرشی، فہری اسماے نسبت ہیں۔

قبول اسلام

حضرت عیاض بن زہیر کے قبول اسلام کی تفصیل نہیں ملتی، تاہم اتنا کہا جا سکتا ہے کہ وہ بعثت نبوی کے ابتدائی سالوں میں نعمت ایمان سے سرفراز ہو چکے تھے۔

حبشہ کی طرف ہجرت

ابن اسحاق نے حبشہ ہجرت کرنے والے اصحاب رسول کی جو فہرست مرتب کی ہے، وہ نامکمل ہے۔ اس میں بنوحارث بن فہر کے اصحاب حضرت سعید بن عبد قیس، حضرت حارث بن عبد قیس اور حضرت عیاض بن زہیر کے نام شمار نہیں کیے گئے۔ ابن ہشام نے اپنی ''السیرۃ النبویۃ'' میں اس فہرست کو مکمل کیا ہے۔ حضرت عیاض بن زہیر نے اپنے ہم قبیلہ صحابہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ میں حصہ لیا۔

چچا بھتیجا، ناموں کا التباس

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

حضرت عیاض بن غنم بن زہیر حضرت عیاض بن زہیر کے بھتیجے تھے۔ صلح حدیبیہ سے پہلے ایمان لائے، عہد فاروقی میں الجزیرہ اور رقہ انھی کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ خلیفہ بن خیاط نے حضرت عیاض بن غنم کا الگ بیان نہیں کیا، حضرت عیاض بن زہیر کا انتہائی مختصر ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: انھیں عیاض بن غنم بھی کہا جاتا ہے (طبقات خلیفہ ۳۰۰)۔ ابن عساکر کا رجحان بھی یہی ہے۔ گویا ان کے نزدیک یہ ایک ہی شخصیت ہیں اور حضرت عیاض کو ایک بار اپنے والد غنم اور دوسری بار اپنے دادا زہیر کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ یہ بات دوسرے تذکرہ نگاروں نے قبول نہیں کی، اس لیے اصل بات یہی ہے کہ یہ دونوں چچا بھتیجا ہیں۔ حضرت عیاض بن زہیر مہاجرین حبشہ میں شامل تھے، جب کہ حضرت عیاض بن غنم موخر الاسلام تھے اور حبشہ نہیں گئے۔

سوے مدینہ

حضرت عیاض بن زہیر جنگ بدر سے قبل مدینہ چلے آئے اور حضرت کلثوم بن ہدم کے ہاں ٹھیرے۔ ابن اسحاق نے ان اصحاب کی فہرست میں، جو جنگ بدر کے بعد مدینہ لوٹے، لیکن حضرت جعفر بن ابوطالب کے ہم سفر نہ تھے، حضرت عیاض بن زہیر کا نام شامل کیا ہے۔

جہاد و غزوات

حضرت عیاض بن زہیر نے غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ احزاب اور دیگر معرکوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھرپور ساتھ دیا۔ابن اسحاق نے اصحاب بدر میں حضرت عیاض بن زہیر کا ذکر نہیں کیا،تاہم ابن ہشام نے بدری صحابہ کے اسما بیان کرنے کے بعد اس نوٹ کا اضافہ کیا: کئی اہل علم نے بنو حارث بن فہر کے حضرت عیاض بن زہیر اور بنو عامر بن لؤی کے حضرت وہب بن سعد اور حضرت حاطب بن عمرو کو جنگ بدر میں شریک مہاجرین صحابہ میں شمار کیا ہے۔

وفات

حضرت عیاض بن زہیر کا انتقال خلافت عثمانی ۳۰ھ میں شام میں ہوا۔

اولاد

حضرت عیاض کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحاق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، السیرۃ النبویۃ (ابن کثیر)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، انساب الاشراف (بلاذری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، اصحاب بدر (قاضی سلیمان منصور پوری)، Wikipedia۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

حضرت عثمان بن عبد غنم رضی اللہ عنہ

نسب

حضرت عثمان بن عبد غنم کے دادا کا نام زہیر بن ابو شداد تھا۔قریش کا بطن بنو فہران کے نویں جد فہر بن مالک سے منسوب ہے۔ ان کی والدہ عبد عوف بن عبد کی بیٹی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی پھوپھی تھیں۔ ابو نافع حضرت عثمان بن عبد غنم کی کنیت تھی، قرشی، فہری ان کے اسمائے نسبت ہیں۔

قبول اسلام

حضرت عثمان بن عبد غنم اسلام کے ابتدائی زمانے میں ایمان لائے۔

حبشہ کی طرف ہجرت

حضرت عثمان بن عبد غنم نے حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ میں حصہ لیا۔ حضرت عمرو بن حارث، حضرت سعید بن عبد قیس، حضرت حارث بن عبد قیس اور حضرت عیاض بن زہیر ان کے ساتھ تھے۔ ابن اسحاق نے حبشہ ہجرت کرنے والے اصحاب رسول کی نامکمل فہرست میں بنو حارث بن فہر کے اصحاب حضرت عثمان بن عبد غنم، حضرت سعید بن عبد قیس، حضرت حارث بن عبد قیس اور حضرت عیاض بن زہیر کے نام شامل نہیں کیے۔ ابن ہشام نے اپنی ''السیرۃ النبویۃ'' میں ان اصحاب کے نام شامل کر کے اس فہرست کو مکمل کر دیا، تاہم حضرت عثمان کا نام عمرو بن عبد غنم تحریر کیا۔

حضرت عثمان بن عبد غنم کا نام عامر بن عبد غنم بھی نقل کیا گیا ہے۔ ابن حجر کہتے ہیں: ہو سکتا ہے، یہ ان کے بھائی ہوں۔ ابن کلبی نے حضرت عامر کو الگ شخصیت قرار دے کر مہاجرین حبشہ میں شامل کیا ہے، جب کہ سیر صحابہ کی کتب میں انھیں حبشہ ہجرت کرنے والے صحابہ میں شمار نہیں کیا گیا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مدینہ آمد

حضرت عثمان بن عبد غنم جنگ بدر کے بعد، حضرت جعفر بن ابو طالب کی آمد سے پہلے مدینۃ النبی درود پہنچ گئے۔ ابن اسحاق نے حبشہ سے لوٹنے والے صحابہ کی اس فہرست میں حضرت عثمان بن غنم (عبد غنم)، حضرت سعد (سعید) بن قیس اور حضرت عیاض بن زہیر کے نام شامل کیے ہیں۔ ابن ہشام نے انھیں اسی طرح نقل کر دیا ہے۔

عائلی زندگی

حضرت عثمان بن عبد غنم کا بیاہ بنو زہرہ کی حضرت برزہ بنت مالک سے ہوا۔ نافع اور سعید ان کے بیٹے تھے۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحاق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، السیرۃ النبویۃ (ابن کثیر)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، انساب الاشراف (بلاذری)، اسد الغابۃ

فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، Wikipedia۔

حضرت حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ

کنبہ اور قبیلہ

حضرت حارث بن حاطب کے دادا کا نام حارث بن معمر تھا۔ حبیب بن وہب ان کے سکڑ دادا تھے۔ بنو جمح کے مورث جمح بن عمروان کے ساتویں جد تھے۔ کعب بن لؤی پر ان کا سلسلۂ نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرہ سے جا ملتا ہے۔ مرہ بن کعب آپ کے ساتویں، جب کہ ان کے بھائی ہصیص بن کعب حضرت حارث بن حاطب کے نویں جد تھے۔ حضرت حارث کی والدہ کا نام حضرت فاطمہ بنت مجلل تھا جو اپنے آٹھویں جد عامر بن لؤی کی نسبت سے عامریہ کہلاتی ہیں۔ ام جمیل ان کی کنیت تھی۔ حضرت محمد بن حاطب ان کے چھوٹے بھائی تھے۔ سعید بن حاطب تیسرے بھائی تھے جن کی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ ہو سکی۔ حضرت معمر بن حارث اور حضرت حطاب بن حارث حضرت حارث کے چچا تھے۔ حضرت عثمان بن مظعون ان کی دادی قتیلہ بنت مظعون کے بھائی تھے۔

www.javedahmadghamidi.com

ولادت

زہری اور ابن عبد البر کا کہنا ہے کہ حضرت حارث بن حاطب اور ان کے چھوٹے بھائی حضرت محمد بن حاطب، دونوں حبشہ میں پیدا ہوئے، جب کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے سکڑ پوتے مصعب زبیری کے خیال میں حضرت حارث کی پیدایش مکہ میں اور حضرت محمد کی حبشہ میں ہوئی۔ ابن حجر کہتے ہیں کہ مکہ سے حبشہ جانے والے مہاجرین میں حضرت حارث بن حاطب کا نام شامل کرنا ابن مندہ کی غلطی ہے (الاصابہ ۱/ ۳۱۵)۔

اسلام

حضرت حارث کے والدین السابقون الاولون میں سے تھے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں کی فہرست میں حضرت حاطب بن حارث کا چونتیسواں اور حضرت فاطمہ بنت مجلل کا پینتیسواں نمبر تھا۔

ہجرت حبشہ

۵؍ نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کا جور و ستم سہنے والے مسلمانوں کو حبشہ ہجرت کرنے کا اذن دیا تو صحابہ نے ملک حبشہ کا رخ کیا۔ رجب کے مہینے میں گیارہ مردوں اور چار خواتین پر مشتمل قافلہ حضرت عثمان بن عفان کی سربراہی میں حبشہ روانہ ہوا۔ ماہ شوال میں حضرت جعفر بن ابوطالب کی قیادت میں ایک سو نو مرد، عورتیں اور بچے حبشہ کے سمندری سفر پر نکلے۔ حضرت حارث کے والد حضرت حاطب بن حارث اور والدہ حضرت فاطمہ بنت مجلل اسی ہجرت ثانیہ میں حبشہ گئے۔

ایک مغالطہ

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہی حضرت حارث بن حاطب تھے جنھیں جنگ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے راستے میں واقع مقام روحا سے واپس فرما دیا تھا، حالاں کہ وہ ان کے ہم نام حضرت حارث بن حاطب انصاری تھے۔ حضرت حارث جمحی اس وقت تک حبشہ سے نہ لوٹے تھے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حبشہ سے واپسی

حضرت حارث کے والد حضرت حاطب نے حبشہ میں وفات پائی اور وہیں آسودۂ خاک ہوئے۔ ۷ھ (۶۲۶ء) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری کو حبشہ بھیجا تاکہ وہ نجاشی کو اسلام کی دعوت دیں، حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان سے آپ کا نکاح کرائیں اور سرزمین حبشہ میں رہ جانے والے صحابہ کو واپس لے آئیں۔ شاہ حبشہ نجاشی نے مہاجرین کو واپس لے جانے کے لیے انھیں دو کشتیاں فراہم کیں۔ حضرت حارث بن حاطب اپنی والدہ حضرت فاطمہ بنت مجلل اور بھائی حضرت محمد بن حاطب کے ساتھ حضرت عمرو بن امیہ اور حضرت جعفر بن ابوطالب کے اس قافلے میں شامل ہو کر عازم مدینہ ہوئے۔ ان کی چچی حضرت فکیہہ بنت یسار اور بنو جمح کے دیگر اصحاب شریک سفر تھے۔ کشتیاں بحر قلزم (Red Sea) کے ساحلی شہر الجار کی بندرگاہ قراف (بولا: ابن سعد) پر اتریں، آج کل اسے الرایس (Ar Rayis) کہا جاتا ہے۔ مہاجرین نے وہاں سے مدینہ کی دو دنوں کی مسافت اونٹوں پر طے کی۔

دور اموی

حضرت حارث بن حاطب اموی گورنر مدینہ مروان بن حکم کی حکومت میں صدقات کی وصولی پر مامور

(tax collector) تھے۔ ۶۶ھ میں اس کے بیٹے عبدالملک بن مروان نے اقتدار سنبھالا تو حضرت حارث کو مکہ کا گورنر مقرر کیا۔ دوسری روایت کے مطابق انھیں حضرت عبداللہ بن زبیر نے مکہ کی ولایت سونپی (اسد الغابہ ۱/۳۲۲۔ الاستیعاب ۱/۲۸۵)۔

وفات

حضرت حارث بن حاطب نے ۶۶ھ کے بعد مکہ میں وفات پائی۔

روایت حدیث

حضرت حارث بن حاطب کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات اس روایت سے ثابت ہوتی ہے جو انھوں نے بطور گورنر مکہ خطاب کرتے ہوئے بیان کی۔ حسین بن حارث بیان کرتے ہیں کہ گورنر مکہ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت فرمائی: ہم چاند دیکھ کر (عید الاضحیٰ کی) قربانی کریں۔ اگر چاند نہ دیکھ پائیں اور دو عادل گواہ چاند نظر آنے کی گواہی دے دیں تو ان کی شہادت پر عبادت و قربانی کر لیں۔ حدیث کے راوی سے پوچھا گیا، وہ امیر مکہ کون تھے؟ جواب ملا: حارث بن حاطب، محمد بن حاطب کے بھائی (ابوداؤد، رقم ۲۳۳۸۔ دار قطنی، رقم ۲۱۶۶۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۱۲۴۴)۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

حضرت حارث بن حاطب نے براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے کے علاوہ حضرت ابوبکر، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن جعفر سے بھی حدیث نقل کی۔ ان کی روایتیں ابوداؤد اور نسائی میں ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں شامل ہیں: حسین بن حارث، یوسف بن سعد۔ حضرت حارث بن حاطب نے حضرت عبداللہ بن جعفر سے حلیمہ سعدیہ کی وہ روایت نقل کی جس میں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ پلائی کا ذکر کیا ہے (السیرۃ النبویۃ، ابن ہشام ۱/۱۳۲)۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، انساب الاشراف (بلاذری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال (مزی)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ

نسب

حضرت عمرو بن حارث کا نام عامر بھی نقل کیا گیا ہے، ایک مورخ نے عامر ان کے والد کا نام بتایا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں: ناموں میں اختلاف کرنا ابن اسحاق کے شاگردوں کا معمول ہے۔ فہر بن مالک جن کے نام سے قریش کی شاخ بنو فہر منسوب ہے، حضرت عمرو کے نویں جد تھے۔ حضرت عیاض بن زہیر ان کے چچا اور زہیر بن ابو شداد دادا تھے۔ بنو عامر بن لؤی سے تعلق رکھنے والی ہند بنت مضرب ان کی والدہ تھیں۔ ابو نافع حضرت عمرو کی کنیت تھی۔ قریش کی نسبت سے وہ قرشی اور اس کی شاخ بنو فہر سے تعلق رکھنے کی وجہ سے فہری کہلاتے ہیں۔

قبول دین حق

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی کے طور پر مبعوث کیا تو حضرت عمرو بن حارث نے آپ کی دعوت ایمان پر لبیک کہنے پر ذرا دیر نہ کی۔

حبشہ کی طرف ہجرت

حضرت عمرو بن حارث حبشہ جانے والے دوسرے قافلۂ ہجرت میں شامل ہوئے۔ ابن اسحاق نے عازمین حبشہ کی فہرست میں بنو حارث بن فہر کے چار اصحاب حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت سہیل بن بیضا، حضرت عمرو بن ابو سرح (ابو شریح: ابن اسحاق) اور حضرت عمرو بن حارث کے نام بیان کیے۔ ابن ہشام نے حضرت عیاض بن زہیر، حضرت عثمان بن عبد غنم، حضرت سعد (سعید) بن عبد قیس اور حضرت حارث بن عبد قیس کے ناموں کا اضافہ کیا۔

مکہ آمد اور حبشہ کو واپسی

حبشہ جانے کے دو ماہ بعد یہ افواہ پھیلی کہ مشرکین قریش نے اسلام قبول کر کے غریب مسلمانوں پر ظلم و ستم بند کر دیا ہے تو مہاجرین نے یہ کہہ کر مکہ کا رخ کیا کہ ہمارے کنبے ہمیں زیادہ محبوب ہیں۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ تعذیب کا سلسلہ جاری و ساری ہے تو ان میں سے کچھ نے اسی ماہ حضرت جعفر بن ابو طالب کی قیادت میں

دوبارہ حبشہ کا رخ کیا۔ اس بار دیگر اصحاب بھی ان کے ساتھ چلے۔ اس طرح حبشہ میں موجود صحابہ، صحابیات اور بچوں کی مجموعی تعداد ایک سو نو ہو گئی۔

ابن ہشام نے حبشہ سے لوٹ کر مکہ میں داخل ہونے والے مہاجرین کی تعداد تینتیس بتائی ہے، حالاں کہ ان کی اصل گنتی اڑتیس ہے۔ حضرت عمرو بن حارث ان میں شامل تھے۔ حضرت عثمان بن مظعون ولید بن مغیرہ اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد ابو طالب بن عبدالمطلب کی پناہ لے کر مکہ میں مقیم ہو گئے، جب کہ حضرت عمرو بن حارث نے کسی کی پناہ نہیں ڈھونڈی۔ وہ حضرت جعفر بن ابوطالب کی قیادت میں حبشہ کو ہجرت ثانیہ کرنے والے قافلے میں شامل ہو گئے۔

دیار نبی میں آمد

ابن سعد کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت کرنے کی خبر سن کر تینتیس مہاجرین حبشہ اور آٹھ صحابیات نے مکہ کا رخ کیا۔ ان میں سے دو صحابیوں کا مکہ میں انتقال ہو گیا، سات کو مشرکوں نے قید کر لیا اور چودہ اصحاب ہجرت کر کے مدینہ پہنچے اور جنگ بدر میں شرکت کی (الطبقات الکبریٰ ۱/۱۴۱)۔ حضرت عمرو بن حارث ان چودہ بدری صحابہ میں شامل تھے۔ بلاذری نے اس امر کی تائید کی ہے کہ حضرت عمرو بن حارث حبشہ سے مکہ آئے اور وہاں سے مدینہ ہجرت کی (انساب الاشراف ۱/۲۶۱)۔ ابن اسحاق نے حضرت عمرو کی واپسی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

غزوات

غزوۂ بدر میں تین سو چودہ اصحاب رسول نے حصہ لیا، تراسی صحابہ کا تعلق قریش سے تھا۔ قریش کی شاخ بنوحارث بن فہر کے پانچ جاں نثاروں نے اس معرکۂ فرقان میں دین حق کا بول بالا کیا۔ ان میں سے ایک حضرت عمرو بن حارث تھے۔ دوسرے اصحاب کے نام یہ ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت سہیل بن بیضا، حضرت صفوان بن بیضا اور حضرت عمرو بن ابو سرح۔ باقی غزوات و سرایا میں حضرت عمرو بن حارث کی شرکت کی کوئی اطلاع نہیں۔

جنگ قادسیہ

۱۴ھ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کی کمان میں جنگ قادسیہ ہوئی۔ سپاہیوں کے پاس گندم، جو اور کھجوروں

کا وافر ذخیرہ تھا۔ گوشت حاصل کرنے کے لیے انھیں ارد گرد کے علاقوں میں چھاپے مارنا پڑتے۔ ایسا ہی ایک چھاپا حضرت عمرو بن حارث نے کوفہ کے نواح میں دو نہروں والے علاقے، نہرین پر مارا۔ باب ثورا میں انھیں بے شمار مویشی ملے۔ انھیں ہانک کر وہ شیلی کی سرزمین سے گزرتے ہوئے جیش سعد میں پہنچ گئے۔ طبری نے حضرت عمرو بن حارث کا نسب اور ان کی نسبت بتائے بغیر یہ واقعہ بیان کیا ہے، اس لیے ہم کہہ نہیں سکتے کہ یہاں حضرت عمرو بن حارث بن زہیر فہری مراد ہیں یا یہ واقعہ ام المومنین حضرت جویریہ کے بھائی حضرت عمرو بن حارث بن ابو ضرار خزاعی سے متعلق ہے یا ان دونوں اصحاب کے علاوہ کسی تیسرے صحابی یا تابعی نے یہ کارروائی کی۔

وفات

شہداے بدر کی فہرست میں حضرت عمرو بن حارث کا نام شامل نہیں۔ بعد کے معرکوں میں ان کی شرکت ثابت نہیں۔ ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ صحت وحیات کی شرط پائی جاتی تو جنگ بدر کے بعد ہونے والے غزوات میں ان کا شامل ہونا لازم تھا، اس لیے کہا نہیں جا سکتا کہ انھوں نے عہد نبوی میں وفات پائی یا جنگ قادسیہ میں شمولیت کی روایت درست ہونے کی صورت میں ان کا انتقال عہد فاروقی میں ہوا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

روایت حدیث

حضرت عمرو بن حارث سے کوئی روایت مروی نہیں۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحاق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، السیرۃ النبویۃ (ابن کثیر)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، انساب الاشراف (بلاذری)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، اصحاب بدر (قاضی سلیمان منصور پوری)، Wikipedia۔